رسائل و مسائل

استخارہ کی شرعی حیثیت

سوال: زندگی میں کئی ایسے مراحل آتے ہیں جو انسان کی قوت فیصلہ پر اثرانداز ہوتے ہیں اور انسانی ذہن میں کش مکش پیدا ہوتی ہے۔ ایسے مواقع پر اسلامی کتابوں میں استخارہ کے لیے ترغیب دلائی گئی ہے۔ آپ سے استخارہ کے بارے میں چند سوالات دریافت کرنا چاہتی ہوں۔ براہِ مہربانی قرآن و سنت کی روشنی میں جواب دیں:

کیا استخارہ ہر شخص کر سکتا ہے؟ اپنے لیے کسی دوسرے شخص سے استخارہ کروانا درست ہے یا نہیں؟

بعض اوقات انسان کی خواہش کے مطابق ہی خواب نظر آتے ہیں جن پر دل کو اطمینان نہیں ہوتا کہ یہ واقعی خدا کی طرف سے ہے یا میری ہی لاشعوری خواہش ہے' تو اس وقت کیا کیا جائے؟ کیا درست استخارے کی پہچان اطمینان قلب ہے؟

شیطان ہر وقت انسان کے ساتھ لگا رہتا ہے اور کئی خواب شیطان کی طرف سے بھی ہوتے ہیں' کیا شیطان استخارہ کر کے سونے والے کو بھی گمراہ کر سکتا ہے؟ اس سے کیسے بچا جائے؟

جواب: "استخارہ" کے معنی ہیں دعاے خیر۔ اور یہی اس کی حقیقت ہے۔ اہلِ ایمان چھوٹے بڑے کاموں کے کرنے یا نہ کرنے کے سلسلے میں عقل و تجربہ اور مشورے سے کام لینے کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعاے خیر کو بھی وسیلہ بناتے ہیں۔ وہ صرف ظاہری اسباب اور اپنی چاہتوں اور احباب اور عزیز و اقارب اور بزرگوں کے مشوروں پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ استخارے کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے سوال بھی کرتے ہیں کہ جس کام کو ہم کرنا چاہتے ہیں اگر وہ دنیا اور آخرت کے لحاظ سے مفید اور بہتر ہے تو اس کو کرنے کی توفیق عطا فرما اور اگر وہ دنیا اور آخرت کے لحاظ سے برا ہے تو اس سے دوری پیدا فرما دے۔

امام بخاریؒ' صحیح بخاری میں حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تمام کاموں میں استخارہ کی تعلیم دیتے تھے جس طرح کہ ہمیں قرآن پاک کی ایک سورة کی تعلیم دیتے تھے۔ آپؐ فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی آدمی کسی کام کا ارادہ کرے تو وہ

دو رکعت نفل پڑھے۔ اس کے بعد یہ دعا پڑھے: اللهم اني استخيرك بعلمك واستقدرك بقدرتك واسالك من فضلك العظيم فانك تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغيوب اللهم ان كنت تعلم ان هذا الامر خير لي في ديني ومعاشي وعاقبة امري او قال عاجل امري واجله فاقدره لي ويسره لي ثم بارك لي فيه وان كنت تعلم ان هذا الامر شر لي في ديني ومعاشي وعاقبة امري او قال في عاجله واجله فاصرفه عني واصرفني عنه واقدر لي الخير حيث كان ثم ارضني به (ويسمي حاجته) (کتاب التہجد، باب ماجاء فی التطوع مثنی مثنی، ج اول، ص ۱۵۵-۱۵۶)۔

"اے اللہ! میں تجھ سے خیر مانگتا ہوں کہ تو جانتا ہے اور میں تجھ سے قدرت طلب کرتا ہوں کہ تیرے پاس قدرت ہے اور میں تیرے عظیم فضل کا سوال کرتا ہوں اس لیے کہ آپ قدرت رکھتے ہیں اور میں قدرت نہیں رکھتا۔ آپ جانتے ہیں اور میں نہیں جانتا، آپ غیبوں کو جاننے والے ہیں۔ اے اللہ اگر آپ جانتے ہیں کہ یہ کام--- (یہاں کام کا نام لے، مثلاً کاروبار، شادی بیاہ وغیرہ) میرے لیے، میرے دین، میری زندگی اور میرے کام کے انجام کے لحاظ سے بہتر ہے یا یوں فرمایا: میری دنیا اور میری آخرت کے لحاظ سے بہتر ہے، تو اسے میرے لیے مقدر اور آسان فرما دے۔ پھر میرے لیے اس میں برکت عطا فرما اور اگر آپ جانتے ہیں کہ یہ کام میرے لیے، میرے دین، میری زندگی اور میرے کام کے انجام کے لحاظ سے برا ہے، یا یوں فرمایا: میری دنیا اور میری آخرت کے لحاظ سے برا ہے تو اسے مجھ سے پھیر دے اور مجھے اس سے پھیر دے اور میرے لیے خیر کو مقدر فرما جہاں بھی ہو، پھر مجھے اس پر راضی کر دے" (حضرت جابرؓ نے کہا استخارہ کرنے والا اپنے کام کا نام بھی لے)۔

مسند احمد میں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابن آدم کے لیے یہ بات باعث سعادت ہے کہ وہ اللہ سے استخارہ کرے (یعنی دعائے خیر کرے) اور ابن آدم کی سعادت ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر جو اللہ نے اس کے لیے فرمایا ہے راضی ہو۔ اور آدمی کی بدبختی ہے کہ اللہ سے استخارہ کو ترک کرے اور ابن آدم کی بدبختی ہے کہ وہ اس فیصلے پر ناراض ہو جو اللہ نے اس کے لیے کیا ہے (بحوالہ فقہ السنہ، ج ۱، ص ۵۴۲)

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں: جس نے اللہ سے استخارہ کیا اور انسانوں سے مشورہ کیا، وہ کبھی ناکام نہ ہو گا (ایضاً، فقہ السنہ، ج ۱، ص ۵۴۲)

علامہ شوکانیؒ فرماتے ہیں: حضرت جابرؓ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام کاموں میں استخارہ کرنا چاہیے۔ کسی معاملے کو غیر اہم سمجھ کر اس کے لیے استخارے کو نظرانداز نہیں کرنا چاہیے۔ ہو سکتا ہے کہ ایک کام کو انسان غیر اہم سمجھ کر، کر لے یا چھوڑ دے اور اس کے نتیجے میں اسے عظیم نقصان پہنچ جائے۔ اسی

وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے رب سے مانگو حتیٰ کہ جوتے کا تسمہ بھی (ایضاً، فقہ السنہ، ص ۵۴۴)۔

امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ ہر ایسا کام جس کے نتیجے کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ اچھا نکلے گا یا برا اور یہ معلوم نہ ہو کہ اس کا کرنا بہتر ہے یا چھوڑنا، تو ایسے کام کے لیے استخارہ کرے (چاہے چھوٹا ہو یا بڑا جیسا کہ علامہ شوکانیؒ نے فرمایا۔ (احیاء العلوم، ج ا، ص ۲۰۷)

علامہ نوویؒ فرماتے ہیں: "استخارے کے لیے ضروری ہے کہ آدمی اپنی خواہش سے ذہن کو خالی کر لے اور استخارے کے نتیجے میں دل میں جو انشراح پیدا ہو، اس کے مطابق عمل کرے"۔

خلاصہ بحث (ا) استخارہ اللہ تعالیٰ سے مخصوص انداز میں دعا کرنا ہے۔ یہ دعا اس وقت کی جاتی ہے جب زندگی کے مختلف معاملات یا کاموں میں سے کسی کام کے کرنے نہ کرنے کا فیصلہ کرنا ہو۔ ظاہر بات ہے کہ استخارے کا تعلق فرائض، واجبات اور سنن سے یا حرام اور مکروہات سے نہیں ہوتا کیونکہ ان چیزوں کے کرنے یا نہ کرنے کی رہنمائی تو شریعت نے دے دی ہے۔ لہٰذا فرض نماز کی ادائیگی یا نفلی نمازوں اور روزوں یا ناجائز کاموں، چوری، ڈکیتی، بدکاری، رشوت، سود اور جوئے کے بارے میں استخارہ نہیں ہو گا۔ استخارہ ان کاموں کے بارے میں ہوتا ہے جن کا کرنا یا نہ کرنا جائز ہو اور انسان کی مرضی پر ہو، مثلاً جائز کاروبار، اندرون اور بیرون ملک سفر اور ملازمت یا کسی خاص عورت سے شادی کرنا یا کسی خاص آدمی سے لین دین کا کوئی معاملہ کرنا وغیرہ۔

(۲) استخارے کے لیے دن رات میں کسی بھی وقت دو نفل پڑھ کر دعاے استخارہ کی جا سکتی ہے۔

(۳) استخارے کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کی مدد مختلف شکلوں میں ہو سکتی ہے، مثلاً اس شکل میں کہ کوئی خواب دیکھا جائے جس کی تعبیر کام کے کرنے یا نہ کرنے کی صورت میں ہو یا خواب دیکھے بغیر دل کا میلان کام کے کرنے یا چھوڑنے کی طرف ہو جائے۔

(۴) کسی کام کے سلسلے میں غور و فکر، صلاح مشورہ اور اپنے اور دوسرے دوستوں کے تجربوں کو بھی پیش نظر رکھنا چاہیے۔ ان تمام صورتوں کو پیش نظر رکھنے کے باوجود کام کے نتیجے کے بارے میں یکسوئی نہ ہو تو پھر استخارہ بھی کرنا چاہیے۔ دوسرے الفاظ میں عالم اسباب کے ساتھ مسبب الاسباب کی طرف بھی رجوع کرنا چاہیے۔ جب انسان اللہ کی طرف رجوع کرے گا، اس سے مانگے گا تو وہ ایک طرف اللہ تعالیٰ کی بندگی کا حق ادا کرے گا کہ اس سے مانگنا بندگی اور عاجزی ہے جو اسے بہت پسند ہے اور دوسری طرف اپنے کام کو بابرکت بنائے گا۔ استخارے کے بعد اگر کام کو کرے گا تو اس میں بہتری اور برکت اور فائدہ ہو گا اور چھوڑ دے گا تو اس صورت میں بھی فائدہ حاصل ہو گا۔ جو لوگ استخارہ کر کے اس بات کا انتظار کرتے ہیں کہ کوئی

خواب ضرور نظر آئے تو وہ استخارے کی حقیقت کو نہیں پا سکے۔ اسی طرح جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ استخارے میں کوئی خواب دیکھنا ضروری ہے لہٰذا خود استخارہ کرنے کے بجائے کسی خدا رسیدہ انسان سے استخارہ کرواتے ہیں تو وہ بھی غلطی پر ہیں۔ استخارہ خود کرنا چاہیے۔ اس لیے کہ یہ عبادت ہے اور اس لیے بھی کہ اس میں اللہ تعالیٰ سے دعاے خیر کی جاتی ہے۔ البتہ دوسروں سے بھی آپ دعا کرا سکتے ہیں۔ انھیں بھی کہہ سکتے ہیں کہ آپ میرے لیے دعا کیجیے کہ اگر یہ کام میرے لیے بہتر ہو تو اللہ تعالیٰ مجھے اس کے کرنے کی توفیق دے دے اور اگر بہتر نہیں ہے تو اس سے مجھے باز رکھے۔ جس طرح آپ دوسروں سے مشورہ لے سکتے ہیں۔ لیکن دعا کا بار بار کرنا جب تک کہ آدمی یکسو نہ ہو جائے، ایک اصولی اور معقول بات ہے۔ اس لیے انشراح صدر تک بار بار استخارہ کرنا چاہیے۔

استخارے کی شرعی حیثیت یہ ہے کہ مستحب ہے اور مسنون طریقہ اوپر ذکر کر دیا گیا ہے۔ استخارے کے بعد انشراح صدر کے ساتھ جو کام ہو گا وہ بابرکت ہو گا اور اگر بعد میں کچھ مشکلات یا مسائل پیش آ جائیں تو وہ استخارے کا نتیجہ نہیں ہوتا بلکہ تقدیر الٰہی ہوتی ہے اور عین ممکن ہے کہ استخارے کی بدولت مسائل اور مشکلات میں کمی آئی ہو۔ نیز استخارے کے بعد خواب میں کچھ اشارے وغیرہ کو کام کے کرنے یا نہ کرنے کی طرف اشارہ سمجھنے میں غلطی بھی ہو سکتی ہے۔ اس سلسلے میں اصل بات یہ ہے کہ استخارے کے بعد ذہن جس کام کی طرف یکسو ہو اسے کیا جائے اور اس کے بعد بھی دعا کا سلسلہ جاری رکھا جائے۔

(۵) صلوۃ الاستخارہ اور دعاء الاستخارہ بار بار کیا جائے اور اس وقت تک کیا جائے جب تک انشراح قلب نہ ہو یا صرف ایک بار کیا جائے، تو اس کا جواب یہ ہے کہ استخارہ بار بار کرنا اور انشراح صدر تک کرنا مستحب ہے۔ ابن السنی نے اس سلسلے میں حضرت انسؓ کی ایک مرفوع حدیث بھی ذکر کی ہے کہ **اِذَا هَمَمْتَ بِاَمْرٍ فَاسْتَخِرْ فِيهِ سَبْعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ انْظُرْ اِلَى الَّذِى يَسْبِقُ اِلَى قَلْبِكَ فَاِنَّ الْخَيْرَ فِيهِ** (تحفة الاحوذی، شرح ترمذی ج ۲، ص ۵۹۳) "آپ جب کسی کام کا ارادہ کریں تو سات مرتبہ استخارہ کریں۔ پھر اس کام کو کریں جس کی طرف دل مائل ہو، اس لیے کہ خیر اسی میں ہے"۔ **(مولانا عبدالمالک)**

قبول نہ ہونے پر بھی دعا مانگتے رہنا

س: ہم ایک چیز کے لیے برابر دعا کرتے رہتے ہیں مگر وہ چیز ہمیں اللہ نہیں دیتا تو کیا ہم اس کے لیے دعا کرنا ترک کر دیں؟ ہم ایک چیز کے لیے برابر دعا کر رہے ہیں اور اللہ نہیں دینا چاہتا تو پھر بھی وہی دعا کرتے رہنے سے اللہ ناراض تو نہ ہو گا کہ میں تو یہ چیز اس بندے کو دینا نہیں چاہتا اور یہ ڈھیٹ پھر بھی وہی مانگے جا رہا ہے؟

ج: اللہ رحمٰن و رحیم کو انسانوں پر قیاس کرنا درست نہیں۔ انسان کا مزاج اور انداز تو یہ ہے کہ اگر کوئی بار بار اس سے مانگے تو وہ جھنجھلا جاتا ہے' اور جھڑکنے لگتا ہے۔ اس کے برخلاف خدائے رحمٰن و رحیم کا حال یہ ہے کہ اگر اس سے نہ مانگا جائے تو وہ ناراض ہوتا ہے۔ اس کو مانگنے اور مانگتے رہنے پر نہیں' نہ مانگنے پر غصہ آتا ہے۔ وہ تو حکم دیتا ہے کہ اپنے رب سے چپکے چپکے اور گڑگڑا کر مانگو' اور اس سے بے پروائی اور بے نیازی نہ دکھاؤ۔ جو اس سے بے نیازی برتتے ہیں اور اس سے مانگنا کسرِشان سمجھتے ہیں' ایسے متکبروں کو اللہ نے جہنم کی وعید سنائی ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ بندے کی جو بھی مراد ہو وہ برابر اپنی مراد مانگتا رہے اور یہ ہرگز نہ سوچے کہ دو ماہ یا دو سال سے یہ مانگ رہا ہوں اور وہ نہیں دے رہا ہے تو آخر کب تک مانگوں' ٹھیک ہے وہ نہیں دے رہا ہے تو میں بھی نہیں مانگتا۔ خدا کے مقابلے میں آنے کی یہ گستاخانہ روش مومن کے شایانِ شان ہرگز نہیں ہے۔ آپ بے بس بندے ہیں' محتاج و بے نوا ہیں' جو کچھ آپ کے پاس ہے وہ اسی نے دیا ہے' اور آیندہ بھی جو کچھ ملے گا صرف اسی سے ملے گا۔ وہ اگر نہ دے تو کوئی نہیں دے سکتا اور تمہیں تمھارے تصور سے بہت زیادہ دینے کے بعد بھی' اس کے خزانوں میں ذرہ برابر کمی نہیں آتی۔ وہ بے پناہ دینے والا ہے اور وہی دینے والا ہے۔ البتہ یہ بات بھی سامنے رکھیں کہ صرف اسی کو معلوم ہے کہ کون سی چیز آپ کے حق میں بہتر ہے اور کون سی چیز کب آپ کو ملنا چاہیے۔ اپنی حکمت اور علم کی بنیاد پر وہ چیز اس وقت آپ کو دے گا جب وہ آپ کے لیے' اس کو مناسب تصور فرمائے گا۔

تیسری بات یہ نگاہ میں رکھیں کہ آپ کا کام صرف دعا مانگنا ہے۔ یہ کام آپ کا نہیں ہے کہ آپ قبولیت کا جائزہ لیں اور اس پر اپنے رب سے معاملہ کرنے کی جسارت دکھانے کا ناروا عمل کریں۔ آپ کا دائرہ کار صرف یہ ہے کہ ایک محتاج اور ضرورت مند بندے کی طرح عاجزی کے ساتھ مانگتے رہیں۔ قبول کرنا نہ کرنا' اسی کا کام ہے اور یہ صرف اسی کے دائرہ اختیار میں ہے۔ اس دائرے میں کسی کا کوئی دخل نہیں ہے۔ وہ مختار مطلق ہے۔ اس پر کسی کا زور نہیں چلتا وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے' فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ۔ کسی کو اس سے پوچھنے کا حق نہیں ہے کہ وہ کیا کر رہا ہے' لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ۔ وہ خود ہی چاہے قبول کرے اور جب چاہے قبول کرے' آپ کا کام اپنی التجا اس کے سامنے رکھنا ہے اور انکساری اور احتیاج کے ساتھ برابر رکھنا ہے اور بس! آپ کے لیے اس کے دروازے کے سوا اور کوئی دروازہ نہیں ہے کہ آپ چند دن دعا کریں اور پوری نہ ہو تو روٹھ کر کسی دوسرے دروازے پر پہنچ جائیں۔ بندوں سے مانگنے والا فقیر تو یہ عمل کر سکتا ہے کہ اس کے لیے تو بے شمار دروازے ہیں' لیکن اپنے رب سے مانگنے والا یہ عمل نہیں کر سکتا۔ اس لیے کہ اس کے لیے تو ایک اور صرف ایک ہی دروازہ ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: "بندے کی دعا قبول کی جاتی ہے جب کہ وہ جلد بازی نہ کرے۔ وہ کہنے لگتا ہے' اس نے دعا کی مگر قبول نہیں ہوئی"۔ آپ یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ اللہ نے آپ کی دعا قبول نہیں کی۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ اللہ اپنے بندے کی دعا تو قبول کرتا ہے لیکن اس کو اس کی مطلوبہ نعمت کے بجائے کوئی دوسری نعمت عطا کر دیتا ہے۔ یہ اللہ ہی جانتا ہے کہ کس کے حق میں کیا چیز بہتر ہے۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ بندہ اپنے رب سے دعا کرتا رہتا ہے' اور اللہ اس کی دعا قبول بھی کر لیتا ہے' لیکن وہ اپنی حکمت اور رحمت سے دنیا میں اس کو عطا کرنے کے بجائے آخرت میں اپنے بندے کو نوازنے کے لیے محفوظ کر لیتا ہے۔ بندہ جب وہاں پہنچے گا تو اللہ تعالیٰ وہاں اسے نعمتوں سے نوازتے ہوئے یاد دلائے گا کہ یہ تیری فلاں دعا کی قبولیت کا ثمرہ ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: "جب کوئی بندۂ مومن اللہ سے مانگنے کے لیے اللہ کی طرف منہ اٹھاتا ہے تو وہ اس کی مراد پوری کر دیتا ہے۔ یا تو اس کی وہ مراد دنیا ہی میں پوری ہو جاتی ہے' یا اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول کر کے آخرت کے لیے محفوظ کر لیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اپنے ایک بندۂ مومن کو اپنے حضور طلب کرے گا۔ اور اس کو اپنے سامنے کھڑا کر کے پوچھے گا: اے میرے بندے! میں نے تجھے دعا کا حکم دیا تھا اور یہ وعدہ کیا تھا کہ میں تیری دعا قبول کروں گا' تو کیا تو نے دعا مانگی تھی؟ وہ کہے گا: پروردگار مانگی تھی۔ پھر اللہ فرمائے گا: تو نے مجھ سے جو دعا مانگی تھی' وہ میں نے تیرے حق میں قبول کر لی تھی۔ کیا تو نے فلاں دن یہ دعا نہیں کی تھی کہ میں تیرا وہ رنج و غم دور کر دوں جس میں تو مبتلا تھا' اور میں نے تجھے اس رنج و غم سے نجات بخش دی تھی۔ بندہ کہے گا: پروردگار بالکل سچ ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا: تیری وہ دعا تو میں نے قبول کر کے دنیا ہی میں تیری مراد پوری کر دی تھی' اور فلاں روز پھر تو نے دوسرے غم میں مبتلا ہونے پر اس سے نجات کے لیے دعا کی مگر تو نے اس رنج و غم سے نجات نہیں پائی اور بدستور اس میں مبتلا رہا۔ بندہ کہے گا: اے اللہ! بے شک ایسا ہی تھا۔ جواب میں اللہ فرمائے گا: میں نے تیری اس دعا کے عوض تیرے لیے جنت میں گوناگوں نعمتیں جمع کر رکھی ہیں۔ اور اسی طرح دوسری حاجتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ دریافت کر کے یہی فرمائے گا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندۂ مومن کی کوئی دعا ایسی نہیں ہوگی جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ یہ بیان نہ فرما دے کہ میں نے یہ دعا تیرے لیے دنیا میں قبول کی اور یہ دعا آخرت کے لیے ذخیرہ کر کے رکھی ہے۔ اس وقت بندۂ مومن سوچے گا' کاش! میری کوئی دعا بھی دنیا میں قبول نہ ہوتی۔ بندے کو چاہیے کہ برابر دعا مانگتا رہے اور کبھی دعا مانگنا بند نہ کرے (**حاکم**)۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ان وضاحتوں کی روشنی میں بندۂ مومن کا شعار یہی ہونا چاہیے کہ وہ اپنے رب سے برابر مانگتا رہے' اور جو بھی اس کی جائز مراد ہو' وہ مانگتا رہے' اکتائے نہیں۔ اللہ اپنی حکمت اور

اپنے بندے کی خیر خواہی کے تحت، جو اسے یہاں دینا چاہے گا، یہاں دے دے گا اور جو اس کے لیے آخرت کے لیے جمع رکھنا چاہے گا وہاں عطا کرے گا۔ حضرت عمرؓ نے کیا ہی ایمان افروز بات کہی ہے: "مجھے دعا قبول ہونے کی فکر نہیں ہے۔ مجھے صرف دعا مانگنے کی فکر ہے۔ جب مجھے دعا مانگنے کی توفیق ہو گئی تو قبولیت بھی حاصل ہو ہی جائے گی"۔

اللہ تعالیٰ جب اپنے کسی بندے کو کسی نیک عمل کی توفیق عطا فرماتا ہے اور بندہ اخلاص کے ساتھ وہ عمل انجام دیتا ہے تو اللہ سے یہی امید رکھنی چاہیے کہ اللہ نے بندے کا وہ عمل قبول کر لیا ہے۔ اس لیے کہ عمل کی توفیق دینا، ایک اشارہ ہے اس بشارت کی طرف کہ اللہ کی نظر عنایت اس بندے کی طرف ہے اور اس کے نیک عمل کو، وہ قبول کرنا چاہتا ہے۔ بندے کا کام اور اس کا دائرہ فکر صرف یہ ہونا چاہیے کہ وہ کامل شعور اور اخلاص نیت کے ساتھ، شریعت کی ہدایت کے تحت، نیک عمل انجام دیتا رہے اور اللہ سے اچھی امید رکھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: دعا مانگو اور اللہ سے قبولیت کی امید رکھتے ہوئے مانگو۔ ایسے دل کی دعا اللہ قبول نہیں کرتا، جو لاپروا اور غافل ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: سب سے زیادہ عاجز وہ بندہ ہے جو دعا سے عاجز ہے۔ (محمد یوسف اصلاحی)

ایک بار زحمت کیجئے، سال بھر آرام کیجئے

ماہنامہ پیغام ڈائجسٹ

ہر ماہ گھر بیٹھے حاصل کرنے کے لیے صرف ایک بار زحمت اٹھائیں اور پھر پورا سال اپنا پسندیدہ رسالہ باقاعدگی سے حاصل کیجئے۔

پیغام ڈائجسٹ کے 12 شماروں کی خاص نمبروں سمیت قیمت -/147 روپے بنتی ہے لیکن خصوصی بچت سکیم کے تحت آپ کو صرف -/120 روپے ادا کرنے ہوں گے۔ یوں آپ بیک وقت دو فائدے حاصل کر سکتے ہیں۔

- 27 روپے کی خصوصی بچت
- گھر بیٹھے ہر ماہ باقاعدگی سے رسالے کی ترسیل

اپنے مکمل نام اور پتہ کے ساتھ -/120 روپے ذیل کے پتہ پر ارسال کریں۔

5-اے ذیلدار پارک، اچھرہ، لاہور۔ فون: 7585590-7587916